۲۳ ذوالحجہ ۱۴۴۶ھ / 20 جون 2025ء

صہیونی خطرات

اور

اُمّت کی ذمّہ داریاں

(ایران اسرائیل جنگ کے تناظر میں)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلس علماء نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلس علماء نظامیہ پاکستان Follow our Account
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
Jamia Nizamia Rizvia Like our Page
You Tube Jamia Nizamia Rizvia Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَاَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَیۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ ۔۔۔[الانفال60:08]

ایک گھر سے لے کر شہر، صوبے اور ملک تک... امن و آشتی کی فضا تبھی قائم ہو سکتی ہے جب اُصول و قانون کی عمل داری ہو اور لوگ دوسروں کی حق تلفی سے گریز کریں۔ اگر کچھ لوگ مَن مانی کرنے لگیں اور قانون کو اہمیت نہ دیں تو ظاہر ہے امن کو خطرات لاحق ہوں گے اور سبھی کو اُس کے نتائج بھگتنا پڑیں گے۔

یہی صورتِ حال بین الاقوامی سطح کی بھی ہے۔ اب تک دو عالَمی جنگوں میں آٹھ کروڑ افراد موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ اِن تباہ کُن جنگوں کا پس منظر بھی بعض ممالک کی مَن مانی اور غرور تھا، اُنھوں نے اُصولوں کو پسِ پُشت ڈالا تو نتائج پوری انسانیت کو بھگتنا پڑے۔

اِس وقت خدانخواستہ تیسری عالَمی جنگ کے خطرات بڑھ رہے ہیں، جس کے پیچھے امریکی سرپرستی میں "صہیونی دہشت گردی" کا بڑا ہاتھ ہے۔ صہیونی یہودی عالَمی قوانین کی دھجیاں اُڑا رہے ہیں، اُنھیں انٹرنیشنل کورٹس کے فیصلوں اور اقوامِ متّحدہ کی قراردادوں کی کوئی پرواہ نہیں، یہ اِدارے بھی اُن کے سامنے گویا بے بس ہیں۔ امریکہ اُن کی اندھی حمایت کر رہا ہے، جس کی کئی تازہ مثالیں ہیں:

- صہیونی غزّہ میں ظلم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں... فلسطینیوں کی نسل کُشی کر رہے ہیں... عمر رسیدہ افراد، خواتین اور بچوں سمیت کوئی بھی ظلم سے محفوظ نہیں... حتّٰی کہ پناہ گزین کیمپوں میں کھانا یا پانی حاصل کرنے کے لیے قطاروں میں کھڑے افراد پر گولیاں چلا دی جاتی ہیں یا بم پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تقریباً بیس ماہ سے جاری ہے اور ابھی کچھ معلوم نہیں کہ کب ختم ہو گا۔
- اِسی دوران عالَمی قوانین کی خلاف ورزیاں کرتے ہوئے صہیونی درندوں نے لبنان، یمن اور عراق میں بھی تباہی پھیلائی ہے۔ وہ جب چاہتے ہیں سرحدوں میں گھس کر بمباری کر دیتے ہیں۔
- بشّار الاسد کی آمرانہ حکومت ختم ہوتے ہی دسمبر 2024ء میں اسرائیلی فوج نے بین الاقوامی اُصول پاؤں تلے روندتے ہوئے شام پر 300 فضائی حملے کیے اور شام کے تقریباً تمام دفاعی طیارے اور ہیلی کاپٹرز تباہ کر دیے، نیز گولان کی پہاڑیوں پر بھی قبضہ کر لیا۔
- ابھی 13 جون 2025ء کو صہیونی انتہا پسندوں نے اسلامی جمہوریہ ایران کو ایٹمی طاقت بننے سے روکنے کے لیے اُس پر حملہ کر دیا اور جوہری تنصیبات کے ساتھ ساتھ اعلیٰ فوجی قیادت اور ایٹمی سائنس دانوں کو بھی نشانہ بنایا۔ اِس کھلی دہشت گردی کی امریکہ نہ صرف حمایت کر رہا ہے، بلکہ اسرائیل کے ساتھ جنگ میں شریک ہونے کی بھی دھمکیاں دے رہا ہے۔

حد یہ کہ اِن تمام مظالم کو صہیونی درندے اپنا "دفاعی حق" قرار دیتے ہیں اور اُن کے عزائم و منصوبے انتہائی خطرناک ہیں۔

اِن حالات میں اُمّتِ مسلمہ کی ذمّہ داری ہے کہ ہوش کے ناخن لے اور اسلامی ریاستوں کے تحفّظ کے لیے اجتماعی لائحہ عمل تشکیل دے۔ چنانچہ آج کا خطبہ "صہیونی خطرات اور اُمّت کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر ہو گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

صہیونیت کا پس منظر اور تعارف

"صَہْیُوْنِیَّت /Zionism" کو مختصر الفاظ میں "انتہا پسند یہودی تحریک" کہا جا سکتا ہے۔ اِس کا پس منظر یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی سیدنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلَوَاتُ والتَّسْلِیمَات کو اللہ تعالیٰ نے یہ اِعزاز عطا فرمایا کہ آپ جلیل القدر نبی بھی تھے اور عظیم الشان بادشاہ بھی۔ آپ کے شہزادے سیدنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلَوَاتُ والتَّسْلِیمَات کو بھی ربِّ کریم نے نبوّت کے ساتھ ساتھ بے مثال بادشاہی عطا فرمائی۔ دونوں حضرات کی شاہی کا مرکز (دار الحکومت) بیت المقدس تھا۔ اُن کے وصال کے بعد بنی اسرائیل / یہودی اپنی فطرت کے مطابق سرکشی، ہٹ دھرمی، تکبُّر، نفاق اور بد عملی میں مبتلا ہو گئے اور سلطنتِ سیدنا داوٗد و سلیمان علیہما السلام زوال پذیر ہونے لگی۔

بنی اسرائیل نے اِس حد تک سرکشی کی کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَوَاتُ والتَّسْلِیمَات کو شہید کیا۔ چنانچہ ربِّ کریم کا غضب ہوا اور سلطنتِ بابل کے بادشاہ بُخت نَصَّر نے بیت المقدس پر حملہ کر کے اُس کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور یہودیوں کو وہاں سے جلاوطن کر دیا۔ پھر حالات تبدیل ہوتے رہے اور صدیوں تک یہودی دُنیا بھر میں مارے مارے پھرتے رہے۔

1896ء میں انتہا پسند یہودی تھیوڈور ہرتزل نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "یہودی ریاست" تھا۔ پھر 1897ء کو سوئٹزرلینڈ میں پہلی صہیونی کانگریس کا اجلاس ہوا جس میں "صہیونی تحریک" کا باضابطہ آغاز کیا گیا۔ صہیونیوں نے اپنے یہودی عوام کو یہ سوچ دی کہ بیت المقدس سیدنا داوٗد اور سیدنا سلیمان علیہما السلام کی سلطنت کا دار الحکومت تھا اور ہماری کتابوں میں اِس سرزمین کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے؛ لہٰذا دُنیا بھر کے یہودیوں کو یہاں جمع ہونا چاہیے؛ تاکہ بیت المقدس میں ایک یہودی ریاست قائم کی جا سکے۔

اُس وقت فلسطین سلطنتِ عثمانیہ میں شامل تھا اور اِس غیرت مند سلطنت کے ہوتے ہوئے صہیونیوں کے لیے اپنا منصوبہ پورا کرنا ناممکن تھا۔ چنانچہ اُنھوں نے سلطنتِ عثمانیہ کے خلاف سازشیں شروع کیں۔ 1917ء میں صہیونیوں نے برطانوی سامراج کے ساتھ معاہدہ کیا کہ یہودی برطانیہ کی حمایت کریں گے، اِس کے عوض برطانیہ فلسطین میں یہودی ریاست قائم کرنے کے لیے تعاون کرے گا، اِسے "معاہدہ بالفور" کہا جاتا ہے۔ اِس معاہدے کے مطابق دوسری جنگِ عظیم کے خاتمے پر برطانیہ نے سلطنتِ عثمانیہ کو تقریباً 62 ممالک اور حصوں میں تقسیم کیا اور فلسطین میں یہودیوں کو آباد کرنا شروع کر دیا۔

دوسری جنگِ عظیم میں ہٹلر نے یہودیوں کو خوب سبق سکھایا، مگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے۔ نومبر 1947ء میں اقوامِ متحدہ نے امریکا اور برطانیہ کی سرپرستی میں یہ منصوبہ منظور کیا کہ فلسطین کے 56 فیصد رقبہ پر نئی یہودی ریاست قائم کر دی جائے، حالانکہ اُس وقت یہودی فلسطین کی آبادی کا صرف 33 فیصد تھے۔ چنانچہ 14 مئی 1948ء کو شیطانی ریاست اسرائیل کے قیام کا اعلان کر دیا گیا۔

یہ صہیونی تحریک کا ابتدائی خاکہ و تعارف ہے، اُن کی مظالم کی داستان بہت طویل ہے اور منصوبے نہایت خطرناک ہیں۔

صہیونی مَظالم

اگرچہ صہیونی دُنیا کے سامنے خود کو مظلوم بنا کر پیش کرتے ہیں اور یہ باوَر کرواتے ہیں کہ صہیونیت ایک سیاسی تحریک ہے، مگر تاریخ کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص اِس حقیقت سے آگاہ ہے کہ صہیونی یہودی نہ صرف انتہا پسند، بلکہ بے لگام دہشت گرد ہیں اور اُنھوں نے ہمیشہ اخلاقی اُصولوں اور عالَمی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے ظلم کی حد پار کی ہے، مثلاً:

⟸ 14 مئی 1948ء کو صہیونیوں نے اسرائیل کے قیام کا اعلان کیا اور اُس کے اگلے ہی دن 15 مئی 1948ء کو ظلم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پندرہ مہینوں تک جاری رہنے والے اِن مظالم میں تقریباً آٹھ لاکھ فلسطینیوں کو اُن کی آبائی زمینوں سے جبری طور پر بے دخل کیا، ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا اور 500 سے زیادہ دیہات تباہ کیے۔ فلسطینی مسلمان اب بھی ہر سال 15 مئی کو یَوْمِ نَکْبَہ مناتے ہیں، جس میں اپنے آبائی گھروں کی چابیاں اور دیگر چیزیں دُنیا کو دکھا کر یہ یاد دلاتے ہیں کہ اِس سرزمین کے اصل مالک ہم ہیں۔[1]

⟸ 05 جون 1967ء کو اسرائیلی درندوں نے امریکی سرپرستی میں مصر پر حملہ کیا، یہ ظلم چھ دن جاری رہا۔ اِس میں 21 ہزار عرب فوجی شہید اور 45 ہزار زخمی ہوئے۔ صہیونیوں نے عالَمی قوانین کو پاؤں کے نیچے روندتے ہوئے مصر، شام اور اُردن کی فضائی طاقت ختم کرنے کے لیے 400 طیارے تباہ کیے۔ مصر کے زیرِ انتظام غزّہ اور صحرائے سینا، اُردن کے زیرِ انتظام بیت المقدس کے مغربی حصّے اور شام میں شامل گولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کرتے ہوئے 1948ء سے بھی چار گنا زیادہ علاقہ ناجائز طور پر ہتھیا لیا تھا۔ اِس جنگ میں عرب فوج سے تعاوُن کے لیے پاکستانی فضائیہ نے بھی شرکت کی تھی اور تین اسرائیلی جہازوں کو مار گرایا تھا۔[2]

⟸ 07 جون 1981ء کو یہودی دہشت گردوں نے عراق کے جوہری ری ایکٹر / Nuclear Reactor پر فضائی حملہ کر کے اُسے تباہ کر دیا تھا؛ تاکہ عراق ایٹمی طاقت نہ بن سکے۔

⟸ 1967ء سے غزّہ پر اسرائیل کا ناجائز قبضہ تھا، ایک معاہدے کے تحت 2005ء میں اسرائیلی فوج نے اِسے ختم کر دیا۔ پھر یہاں حماس کی حکومت قائم ہونے کے بعد 14 جون 2007ء سے صہیونی انتہا پسندوں نے غزہ کی فضائی، زمینی اور سمندری ناکا بندی کر رکھی ہے۔ یہاں آباد تقریباً بیس لاکھ افراد دُنیا کی سب سے بڑی جیل میں رہتے ہیں۔ اب 07 اکتوبر 2023ء کے بعد سے یہاں ظلم کی انتہا کر دی ہے، تاحال 55,000 افراد شہید ہو چکے ہیں اور دُنیا تماشا دیکھ رہی ہے۔

یہ صہیونی مظالم کے چند واقعات کا ذکر ہے، اُن کی دہشت گردی کے بے شمار واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں اور ظلم و ستم کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ ایران پر حملہ اِس کی تازہ مثال ہے۔

---

[1] انٹرنیٹ پر "یومِ نکبہ" یا "1948ء کی عرب اسرائیل جنگ" لکھ کر مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

[2] مزید تفصیلات کے لیے انٹرنیٹ پر "چھ روزہ جنگ" یا "تیسری عرب اسرائیل جنگ" لکھ کر تلاش کیجیے!

صہیونی عزائم و خطرات

ظلم و زیادتی کرنا اور لوگوں کو ناحق قتل کرنا، حتّٰی کہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلَوَاتُ والتَّسۡلِیمَات کو شہید کرنا یہودیوں کی پرانی ریت ہے؛ اِسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُن پر سخت غضب فرمایا اور انبیائے کرام علیہم السلام نے اُن پر لعنت فرمائی۔ ارشادِ ربّانی ہے: لُعِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ ؕ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوۡا وَّ کَانُوۡا یَعۡتَدُوۡنَ۔ ”بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر کیا اُن پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی؛ یہ سزا ہے اِس بات کی کہ اُنھوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔“ [المائدۃ 78:05]

ایک اور مقام پر باری تعالیٰ نے فرمایا: فَبِمَا نَقۡضِہِمۡ مِّیۡثَاقَہُمۡ لَعَنّٰہُمۡ وَجَعَلۡنَا قُلُوۡبَہُمۡ قٰسِیَۃً۔ یعنی ”تو اُن کے عہدِ الٰہی توڑنے کی وجہ سے ہم نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے دل سخت کر دیے۔“

ذہن میں آسکتا ہے کہ یہ تو پہلے دَور کے یہودیوں کے کرتوتوں کی سزا تھی، صہیونیوں کی صورتِ حال اُن سے مختلف ہے... اِس حوالے سے معلوم ہونا چاہیے کہ خالقِ کریم نے اِسی آیت میں یہ بھی بتا دیا کہ یہودیوں کی بُری حرکتیں کبھی بھی تبدیل نہیں ہوں گی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَۃٍ مِّنۡہُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡہُمۡ۔ ”اور تم اُن میں سے چند ایک (جو ایمان لے آئے) کے علاوہ سب کی کسی نہ کسی خیانت پر مطلع ہوتے رہو گے۔“ [المائدۃ 13:5]

ابھی اُن مظالم کا ذکر کیا گیا جو سامنے آچکے ہیں، صہیونی یہودیوں کے عزائم و منصوبے اِن سے بھی زیادہ خطرناک ہیں، مثلاً:

- اُن کا منصوبہ ”گریٹر اسرائیل“ یعنی ایک بہت بڑی یہودی سلطنت قائم کرنا ہے۔ چھ جنوری 2025ء کو پھر سے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر گریٹر اسرائیل کا نقشہ جاری کیا گیا، جس میں فلسطین، شام، لبنان اور اُردن کے علاقوں کے ساتھ ساتھ مکّہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ کو بھی اسرائیل کا حصہ دکھایا گیا۔ اُن کا منصوبہ ہے کہ وہ اِن تمام ممالک پر ظالمانہ طریقے سے قبضہ کر کے اِنھیں ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کا حصہ بنائیں گے۔
- وہ ہمارے قبلۂ اوّل مسجدِ اقصیٰ کو شہید کر کے اُس کی جگہ ہیکلِ سلیمانی (Solomon's Temple) تعمیر کرنا چاہتے ہیں؛ اِسی وجہ سے وہ وقتاً فوقتاً مسجدِ اقصیٰ کی عمارت کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔
- صہیونی منصوبہ ہے کہ عالمی میڈیا پر کنٹرول رکھا جائے، یوں ہی عالمی معاشی، مالیاتی اور تعلیمی ادارے بھی صہیونیوں کے زیرِ اثر ہوں؛ تاکہ میڈیا اُن کے مظالم کو نہ دکھائے، تعلیمی اداروں کے ذریعے وہ نئی نسل کی اپنی مرضی کے مطابق ذہن سازی کر سکیں اور مالیاتی اداروں کے ذریعے کمزور ممالک پر دباؤ ڈال سکیں۔

حالات پر نظر رکھنے والے افراد بخوبی جانتے ہیں کہ صہیونیوں کے اِن عزائم کے اثرات کسی حد تک دکھائی بھی دے رہے ہیں۔

اُمّت کی ذمہ داری... باہمی تعلقات کا فروغ

صہیونی یہودیوں کے مظالم اور اُن کے عزائم جاننے کے بعد سب سے اہم بات یہ ہے کہ اِس صورتِ حال میں اُمّتِ مسلمہ کو کیا کرنا چاہیے؟ اِس کے جواب میں لمبی چوڑی تحقیقات کے بجائے فقط ایک جملہ ہی کہہ دیا جائے تو کافی ہے۔ وہ یہ ہے کہ "قرآن و سنت میں یہود و نصاریٰ کے حوالے سے مسلمانوں کو جو احکام دیے گئے ہیں اُن پر عمل کرنا چاہیے"۔ اگر مسلمان یہ ایک بات پلّے باندھ لیں تو دونوں جہان میں کامیاب ہوں گے اور صہیونی اُلٹے ہو کر بھی اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے، ورنہ حالات کا رُخ بہت خطرناک سَمت میں ہے۔

قرآنی حکم کے مطابق صہیونی خطرات سے نمٹنے کے لیے اسلامی ممالک کی اہم ذمہ داری ہے کہ باہمی تعلقات کو فروغ دیں اور غیروں پر اعتماد کے بجائے اپنوں سے روابط بڑھائیں، دوسرے مسلمانوں کے دُکھ درد کو اپنا درد سمجھیں اور اُن کی خیر خواہی کریں۔

اِس وقت امریکہ اور صہیونی جس ملک پر چاہیں چڑھ دَوڑتے ہیں، افغانستان سے ایران تک... گزشتہ دو دہائیوں میں کتنے خطوں پر اُنھوں نے حملے کیے! آخر وہ اتنے بے لگام کیوں ہیں؟ صرف اِسی لیے کہ ایک اسلامی ملک پر حملہ ہوتا ہے تو دوسرے اُس کے ساتھ کھڑے نہیں ہوتے، اپنے اپنے مفادات کا تحفّظ کرتے ہیں... آخر کب تک اُمّت اِس طرح اپنوں کا خون بہتا دیکھتی رہے گی اور یہ بات بھی واضح ہے کہ اگر اسلامی ممالک نے باہمی روابط کو مضبوط نہ کیا تو خدانخواستہ مزید ملکوں کی بھی باری آسکتی ہے!

سیدنا جابر بن عبد اللہ اور سیدنا ابو طلحہ زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَا مِنَ امْرِئٍ يَّخْذُلُ امْرَأً مُّسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ إِلَّا خَذَلَهُ اللهُ فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ۔ "جو شخص (طاقت و قدرت کے باوجود) کسی مسلمان کو ایسی جگہ بے یار و مددگار چھوڑے جہاں اُس کی بے عزتی کی جارہی ہو اور اُس کی آبرو کو پامال کیا جارہا ہو (اُسے ظالم سے نہ بچائے اور اُس کی مدد نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اِسے (دُنیا و آخرت میں) ایسی جگہ ذلیل فرمائے گا جہاں یہ اپنی مدد چاہتا ہو گا۔" (سنن ابو داؤد، حدیث: 4884)

ہماری دُعا ہے کہ حالیہ جنگ میں اسرائیل ذلیل و رُسوا ہو اور نشانِ عبرت بنے، مگر یہ تلخ حقیقت ہے کہ ایران نے گزشتہ دہائیوں میں "حُبِّ اہلِ بیت" کے نام پر شام، عراق، یمن، لبنان سمیت مختلف خطوں میں فرقہ واریت کو ہوا دی، عرب ممالک سے تناؤ اختیار کیا اور تمام تر وسائل کو پراکسیز (Proxies / آلہ کار تنظیمیں) تیار کرنے پر صَرف کیا، مثلاً: پاکستان میں سپاہِ محمد... شام میں لِوَاءُ الزَّيْنَبِيّون... عراق میں اَلْحَشْدُ الشَّعْبِی... افغانستان میں لواءِ فاطمیون... لبنان میں حزب اللہ... اور یمن میں اَنصار اللہ (حُوثی ملیشیا)۔

اسرائیل کے ساتھ جنگ میں کامیابی کے بعد ایران کو اپنی اِس پالیسی پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے پوری توجّہ اپنی فضائی قوّت کو مضبوط کرنے اور ملک میں موجود غدّاروں کو تلاش کرنے پر دینی چاہیے۔ نیز دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ روابط کو مضبوط کرنا چاہیے۔

اُمّت کی ذمہ داری.... بھرپور طاقت کی تیاری

قرآن وسنّت میں مسلمانوں کو تاکیدی حکم دیا گیا ہے کہ وہ دشمنانِ اسلام کے خلاف جنگی ہتھیار، اسلحہ اور طاقت بھرپور طریقے سے تیار رکھیں؛ تاکہ کوئی بھی دشمن اُن کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ ...

یعنی "مسلمانو! کفار کے خلاف جتنی قوّت ہو سکے تیار رکھو! اور جتنے گھوڑے باندھ سکو باندھو! تاکہ اِس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو خوف زدہ کرو۔" [الانفال 60:08]

ایٹمی طاقت حاصل کرنا نہ صرف ایران کا قانونی حق ہے، بلکہ اِس آیتِ قرآنی کے مطابق مذہبی فریضہ بھی ہے۔ صرف ایران ہی نہیں، تمام مسلم ممالک کو جوہری قوّت اور جدید ہتھیار حاصل کرنے چاہییں۔

تاریخ کے مطالعہ سے اِس آیتِ کریمہ پر عمل کی اہمیت مزید واضح ہو جاتی ہے۔ چند نکات پر غور کیجیے:

⇐ پاکستان کو ایٹمی طاقت بننے سے روکنے کے لیے امریکہ، اسرائیل اور بھارت نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا، بلکہ 1981ء میں اسرائیل نے کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری پر حملے کے لیے منصوبہ بندی بھی کی تھی، مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تمام سازشیں ناکام ہوئیں اور پاکستان ایٹمی طاقت بن گیا۔ اب بھارت اور اسرائیل گٹھ جوڑ کو پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی بھی جرأت نہیں اور رحمتِ الٰہی سے آپریشن بنیانٌ مَّرصوص کے بعد دشمن کی آنکھیں اور زیادہ کھل گئی ہیں۔

⇐ امریکہ نے 2003ء میں عراق پر حملہ کیا، صدر سیّد صدام حسین علیہ الرحمہ کا جُرم فقط یہی تھا کہ اُن کے پاس مقابلے کے لیے طاقت نہیں تھی؛ کیونکہ 1981ء میں اُن کے ایٹمی ری ایکٹر کو اسرائیلی درندے تباہ کر چکے تھے۔ امریکہ نے الزام لگایا تھا کہ عراق کے پاس تباہ کُن ہتھیار ہیں، مگر بعد میں ثابت ہوا کہ سب جھوٹ تھا اور اصل وجہ "جُرمِ ضعیفی" تھی۔

⇐ 2003ء میں کرنل معمّر قذافی علیہ الرحمہ نے دباؤ میں آکر اپنا ایٹمی پروگرام بند کر دیا تھا، نتیجہ یہ ہوا کہ 2011ء میں نیٹو افواج نے لیبیا پر حملہ کر دیا اور قذافی بھی شہید ہو گئے۔

⇐ 2014ء میں امریکہ نے شام پر حملہ کیا۔ اب تک صورتِ حال یہ ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور رُوس میں سے جو چاہے اور جب چاہے اپنے اپنے مفادات کے لیے بمباری کر دیتا ہے؛ کیونکہ شام کے پاس اپنے دفاع کے لیے بھرپور قوّت نہیں ہے اور شامی فضائی قوّت کو گزشتہ سال دسمبر میں اسرائیل تباہ کر چکا ہے۔

اِن کے علاوہ افغانستان، یمن، لبنان اور دیگر ممالک کے حالات بھی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان برحق ہے اور تمام مسلم ممالک کو صہیونیوں اور دیگر دشمنانِ اسلام کے خلاف بھرپور طاقت تیار کرنی چاہیے۔

اُمّت کی ذمہ داری...یہود و نصارٰی سے قطع تعلّقی

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ کریم ﷺ نے اِس حقیقت کو واضح الفاظ میں بیان فرمایا کہ یہود اور مشرکین تمہارے بدترین دُشمن ہیں؛ لہٰذا تم اُن کے شر سے بچ کر رہنا!... مگر افسوس کہ اُمّت نے اِس حقیقت سے جان بوجھ کر آنکھیں پھیریں اور یہود و نصارٰی کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھائیں...اِس کا نتیجہ ہمیشہ وہی نکلا جو دُشمن کو دوست سمجھنے کا نکلتا ہے۔

یہودیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا۔

"ضرور تم مسلمانوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی رکھنے والا یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔"[المائدۃ82:05]

پھر ربِّ کریم نے یہود و نصارٰی کو دوست بنانے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ خالقِ کریم کا ارشادِ گرامی ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ... "اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست مت بنانا! وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔"[المائدۃ51:05]

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ یہود و نصارٰی کے ساتھ دوستی کا انجام ہمیشہ رُسوائی ہی ہوا ہے...ماضی کو چھوڑیے! فقط موجودہ حالات کو ہی دیکھ لیجیے! امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ تعاوُن کا نتیجہ ہم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، وہ ہم سے ہی سرمایہ حاصل کرتے ہیں اور پھر ہمیں ہی آنکھیں دکھاتے ہیں۔

اگر انسان ٹھوکر کھانے کے بعد سنبھل جائے تو بھی اچھی بات ہے، لیکن مسلسل نقصان اُٹھانے کے باوجود بھی اپنی رَوِش تبدیل نہ کرے تو اِس سے بڑی حماقت کیا ہو سکتی ہے۔ اِس وقت اُمّتِ مسلمہ کا حال یہ ہے کہ نَوبت یہاں تک پہنچنے کے بعد بھی عبرت حاصل نہیں ہوئی۔ متعدّد اسلامی ممالک اپنے مفادات کے لیے اب بھی ناجائز ریاست اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات کو برقرار رکھے ہوئے ہیں، بلکہ اُنھیں مزید بڑھانا چاہتے ہیں۔

اسرائیل اسلامی ممالک کے ساتھ تجارت، دفاع، توانائی اور دیگر شعبوں میں تعلقات کے ذریعے اتنا بڑا سرمایہ حاصل کرتا ہے کہ اُس کے بارے سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ اعداد و شمار کے مطابق اسرائیل فقط اسلامی ممالک سے سالانہ تقریباً بارہ ارب ڈالر کماتا ہے....پھر اِسی سرمائے سے بم بنا کر مسلم ممالک پر برساتا ہے۔[1]

اسلامی حکومتوں کے ساتھ ساتھ ہماری بھی ذمّے داری ہے کہ اگر حکمران غیّور نہیں بنتے تو کم از کم ہم اپنے طور پر دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہود و نصارٰی کو مالی تعاوُن فراہم کرنے والی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

---

[1] اِس حوالے سے متعدد تحقیقی مضامین انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہیں۔ ایک مضمون کا لنک درج ہے: https://e.jang.com.pk/detail/567314?utm_source=chatgpt.com

حرفِ آخر: صہیونی دہشت گردی کے سدِّباب کے لیے اُمّت کا کردار

دُنیا جنگوں کی وجہ سے تباہی کے دہانے پر ہے اور تیسری عالَمی جنگ کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ امریکہ کی سرپرستی میں صہیونی دہشت گردوں کے عزائم بین الاقوامی امن کے لیے بہت بڑا خطرہ ہیں۔ ابھی غزّہ میں درندگی کا سلسلہ ختم نہیں ہوا تھا کہ اُنھوں نے عالَمی قوانین کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے گزشتہ جمعۃ المبارک کو اسلامی جمہوریہ ایران پر حملہ کر دیا اور ایران کی جوہری تنصیبات کے ساتھ ساتھ اعلیٰ فوجی قیادت اور ایٹمی سائنس دانوں کو بھی نشانہ بنایا۔

پاکستان نے دوٹوک الفاظ میں اِس حملے کی مذمت کی اور اِسے بلاجواز قرار دیا۔ یہ موقف بین الاقوامی اُصولوں کے مطابق ہے اور مذہبی جذبات کا بھی ترجمان ہے۔

موجودہ عالَمی حالات میں اُمّتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ آج کے خطبہ میں اِسی حوالے سے کچھ باتوں کا تذکرہ ہوا ہے۔ چند اہم نکات یہ ہیں:

❖ ”صَہْیُوْنِیَّت /Zionism“ ایک انتہاپسند یہودی تحریک ہے، جو 1897ء میں قائم ہوئی۔ اِس تحریک کے بنیادی مقاصد یہ ہیں:

i. بیت المقدس میں یہودی ریاست کو قائم کرنا۔ 1948ء میں فلسطینیوں کو اُن کی آبائی زمینوں سے بے دخل کر کے اسرائیل کے نام سے وہ ایک شیطانی ریاست قائم کر چکے ہیں اور اب تک ناجائز قبضے کے ذریعے غیر قانونی یہودی بستیوں کو آباد کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ غزّہ میں ہونے والی دہشت گردی بھی ظالمانہ قبضہ بڑھانے کے لیے ہی ہے۔

ii. ”گریٹر اسرائیل“ یعنی ایک بہت بڑی یہودی سلطنت قائم کرنا۔ اِس ناپاک منصوبے کے مطابق صہیونی فلسطین، شام، لبنان اور اُردن کے علاقوں کے ساتھ ساتھ مکّہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ کو بھی غیر قانونی قبضے کے ذریعے ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کا حصہ بنائیں گے۔ ایران پر حملہ بھی اِسی منصوبے کے تحت کیا گیا ہے۔

iii. مسجدِ اقصیٰ کو شہید کر کے اُس کی جگہ ہیکلِ سلیمانی (Solomon's Temple) تعمیر کرنا؛ اِسی وجہ سے وہ وقتاً فوقتاً مسجدِ اقصیٰ کی عمارت کو نقصان بھی پہنچاتے رہتے ہیں۔

iv. عالَمی میڈیا پر کنٹرول رکھنا، یوں ہی عالَمی معاشی، مالیاتی اور تعلیمی ادارے بھی صہیونیوں کے زیرِ اثر لانا؛ تاکہ میڈیا اُن کے مظالم کو نہ دکھائے، تعلیمی اداروں کے ذریعے وہ نئی نسل کی اپنی مرضی کے مطابق ذہن سازی کر سکیں اور مالیاتی اداروں کے ذریعے کمزور ممالک پر دباؤ ڈال سکیں۔

اِن ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے صہیونیوں نے کئی اسلامی ممالک پر جنگ مسلّط کی ہے، وہ اب تک تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کو شہید کر چکے ہیں اور تیز رفتاری کے ساتھ اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اِن حالات میں اُمّتِ مسلمہ، خصوصًا مسلم حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ:

- دشمنانِ اسلام کے خلاف بھرپور طریقے سے طاقت تیار کریں۔ عرب ممالک اپنی بے پناہ دَولت کو عیّاشیوں پر صَرف کرنے کے بجائے اُس کے ذریعے جدید ہتھیار حاصل کریں اور ایران سمیت سبھی ایٹمی پاور بنیں۔ یہ قرآنی حکم بھی ہے اور حالات کا تقاضا بھی۔

شاعرِ مشرق اقبال علیہ الرحمہ نے خوب کہا تھا:

تقدیر کے قاضی کا یہ فتوٰی ہے ازل سے
ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مُفاجات!

- مسلم ممالک باہمی بھائی چارے کو فروغ دیں اور دوسرے مسلمانوں کے دُکھ درد کو اپنا درد سمجھیں۔ اگر سب اپنے اپنے مفادات کے پیچھے ہی پڑے رہے تو باری باری سب کو نشانہ بنایا جائے گا اور کب تک اپنوں کا خون بہتا دیکھیں گے!
- کیا اُمّتِ مسلمہ گزشتہ دہائیوں میں مختلف مسلم ممالک پر حملوں کے بعد بھی اقوامِ متّحدہ یا دیگر اداروں سے یہ توقّع رکھتی ہے کہ وہ ہمارے اُوپر ہونے والے ظلم کو روکیں گے؟ ہرگز نہیں! اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ضروری ہے۔
- یہود و نصارٰی مسلمانوں کے دشمن تھے، ہیں اور رہیں گے۔ یہ قرآنِ مجید کا فیصلہ ہے۔ اُمّت نے اِس کو نہ سمجھا اور یہود و نصارٰی سے دوستیاں بڑھائیں، جس کا نتیجہ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ اسرائیل مسلم ممالک کے ساتھ تجارت وغیرہ سے سالانہ اربوں ڈالر سرمایہ حاصل کرتا ہے اور اُن سے اسلحہ تیار کر کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتا ہے۔ اُمّت کو ہوش کے ناخن لیتے ہوئے یہود و نصارٰی کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہیے اور اپنوں سے دوستیاں بڑھانی چاہییں۔
- یہ طے شدہ بات ہے کہ اُمّت کا وقار اللہ تعالٰی کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرنے میں ہے۔ اگر اِس حقیقت کو نہ سمجھا تو حالات معاذ اللہ مزید گھمبیر ہو سکتے ہیں۔

شرعی مسئلہ: اللہ تعالٰی کا واسطہ دے کر یا اللہ کریم کے نام پر صرف اُخروی چیز کا سوال کیا جا سکتا ہے، دُنیاوی چیز مانگنے کے لیے اللہ کا واسطہ دینا درست نہیں۔

اگر کوئی شخص اللہ تعالٰی کا واسطہ دے کر یا اللہ کریم کے نام پر دنیاوی چیز مانگے تو چند صورتیں ہیں:

i. غیر مستحق شخص (جس کے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہو یا اتنا کمانے پر قادر ہو) اپنے لیے مانگے تو اس کا مانگنا اور اُسے دینا... دونوں کام ناجائز و گناہ ہیں۔

ii. مستحق شخص مانگے اور اُسے دینے میں کوئی دینی یا دنیاوی حرج نہ ہو تو دے دینا مستحب ہے، اِس کی حدیثِ پاک میں تاکید ہے۔

iii. مستحق شخص مانگے اور اُسے دینے میں کوئی حرج ہو تو دینے سے انکار کیا جا سکتا ہے۔

(دیکھیے فتاوٰی رضویہ، ج:25، ص:215۔ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ۔ بہارِ شریعت، ج:1(ب)، ح:5، ص:945، مکتبۃ المدینہ)

اللہ تعالیٰ فاتحِ ایران وبیت المقدس سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے میں صہیونی یہودیوں اور اُن کے اتحادیوں کو ذلیل ورُسوا فرما کر نشانِ عبرت بنائے اور اُمّت کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق سے نوازے!

خالقِ کائنات مسلمانوں میں باہمی بھائی چارے کی فضا قائم فرمائے! کفار کے مقابلے میں اُمّت کو مدد سے نوازے اور اہلِ غزّہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی دادرَسی فرمائے!

ربِّ کریم پاکستان سے دہشت گردی اور فتنہ وفساد کا مکمل خاتمہ فرمائے! خالقِ لم یزل وطنِ عزیز کے جملہ اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!